امام مہدی کا ظہور

از مسلّمات اہلِ سُنّت و تشیّع

جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

الناشر

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایڈیشن دوئم

ناشر ـــــــــــ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مطبع ـــــــــــ جے ہند پرنٹنگ پریس جالندھر

تعدادِ طبع ـــــــــــ پانچ ہزار (۵۰۰۰)

تاریخِ طبع ـــــــــــ ستمبر ۱۹۷۴ء

فہرستِ مضامین

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَ
مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝
وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ۝
اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ
وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا
يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ

يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝ (سورة الليل)

میرا موضوع جس پر اس وقت میں نے تقریر کرنی ہے "امام مہدی علیہ السلام کا ظہور از روئے مسلمات اہلِ سُنّت و تشیع" ہے۔ بڑا لمبا چوڑا عنوان ہے مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے مجھے اختصار سے کام لینا ہو گا۔

ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو مہدی معہود یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام نے "خُطبۂ الہامیہ" میں یہ دعویٰ فرمایا ہے:۔

اَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ الْمُحَمَّدِيُّ وَ أَحْمَدُ الْمَهْدِيُّ۔

یعنی اے لوگو! مَیں ہی مسیح محمدی ہوں اور مَیں ہی احمد مہدی ہوں۔

احبابِ کرام! آپ معلوم کر چکے ہیں میری تقریر کا موضوع امام مہدی کا ظہور ہے۔ اور مجھے اس بارہ میں اہلِ سنّت اور اہلِ تشیع کے مسلّمات کو پیش کرنا ہے۔ گویا مجھے بتانا ہے کہ اہلِ تشیع اور اہلِ سُنّت کے مُسلّمات میں سے وہ کونسی باتیں ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام اپنے مہدی ہونے کے بارہ میں صادق ہیں۔ امام مہدی کے ظہور کے متعلق بہت سی حدیثیں

ہیں جو اپنے اندر صریح تضاد اور اختلاف رکھتی ہیں۔ لہذا مجھے اُن کا عطر نکال کر پیش کرنا ہے۔ اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز یہ عطر مؤمنین کے مشامِ جان کو ضرور معطر کرے گا۔

علامہ ابنِ خلدون نے مہدی کے متعلق اپنے مقدمہ میں ترمذی ابو داؤد۔ ابنِ ماجہ۔ حاکم۔ طبرانی اور ابو یعلیٰ موصلی کی تمام احادیث درج کرکے اُن کے اسناد پر جرح و تنقید کی ہے۔ اور بالآخر اپنی رائے یوں دی ہے کہ :-

" فَهٰذِهٖ جُمْلَةُ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ اَخْرَجَهَا الْاَئِمَّةُ فِيْ شَانِ الْمَهْدِيْ وَخُرُوْجِهٖ اٰخِرَ الزَّمَانِ وَهِيَ كَمَا رَأَيْتَ لَمْ يَخْلُصْ مِنْهَا مِنَ النَّقْدِ اِلَّا الْقَلِيْلُ الْاَقَلُّ مِنْهُ "

یعنی یہ وہ تمام احادیث ہیں جنہیں ائمہ نے مہدی اور اس کے آخری زمانہ میں خروج کے متعلق نکالا ہے۔ اور یہ احادیث جیسا کہ آپ نے جرح سے معلوم کر لیا ہے سوائے قلیل الاقل کے تنقید سے خالی نہیں۔

روایات متعلق مہدی میں تضاد

ان روایات میں جو صریح تضاد موجود ہے وہ یہ ہے کہ بعض احادیث میں مہدی کو اولادِ فاطمہؓ سے قرار دیا گیا ہے۔ بعض میں امام حسنؓ کی اولاد سے۔ بعض میں امام حسینؓ کی اولاد سے۔ بعض میں حضرت عباسؓ

کی اولاد سے۔ بعض میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے یا میری اُمّت میں سے نکلے گا۔ ایک روایت میں مہدی کو حضرت عمرؓ کی اولاد سے قرار دیا گیا ہے۔

اختلاف کی وجہ روایات میں یہ اختلاف سیاسی وجُوہ سے پیدا ہُوا ہے۔ کیونکہ خلافتِ راشدہ کے بعد انتشار کے زمانہ میں ہر گروہ نے دُوسرے گروہ پر اپنی سیاسی برتری ظاہر کرنے کے لئے ان روایات میں مہدی کا تعلّق اپنے گروہ سے ظاہر کرنے کے لئے تصرّف سے کام لیا ہے۔ تاکہ مسلمان انہی کے گروہ کے ہوا خواہ بنیں۔ اس لئے ان سب روایات سے اعتبار اُٹھ گیا ہے۔ جن میں مہدی کا کسی خاص خاندان میں پیدا ہونے کا ذکر ہے اور صرف وہی روایات قابلِ قبول رہتی ہیں جن میں امام مہدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ہونا مذکور ہے۔ کیونکہ ایسی روایات ہی سیاسی وجوہ کے اثر سے پاک دکھائی دیتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدئ آخر الزمان کی آمد کی خبر ضرور دی تھی۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو بارہویں صدی کے مجدد ہیں، خدا تعالیٰ سے علم پاکر بیان فرماتے ہیں:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیُّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ"

(تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

یعنی میرے ربّ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی نکلنے کے لئے تیار ہے۔

پس وقت کا تقاضا یہی تھا کہ امام مہدی ہمارے زمانہ میں مبعوث ہو۔ چنانچہ وہ عین اُس وقت پر جو قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے ظاہر ہوا۔

قرآن مجید اور مہدی

آج کل بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ قرآن مجید میں کسی مہدی کا ذکر نہیں۔ البتہ حدیثوں میں مہدی کے آنے کا ذکر ضرور ہے۔ لیکن وہ حدیثیں ہمارے لئے حجت نہیں ہیں، اس لئے میں سب سے پہلے قرآن مجید پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن مجید میں سورۃ وَاللَّیْلِ کی آیات وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ اسلام کا آفتاب چڑھنے اور اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے کے بعد پھر ایک وقت پردہ میں آجائے گا۔ اور اسلام پر ایک رات چھا جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی میں رات کو بطور گواہ کے پیش کرتا ہوں جبکہ وہ چھا جائے گی۔ یعنی اسلام پر ایک تاریکی کا دور آئے گا۔ آگے فرمایا۔ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی۔ پھر اس تاریکی کے دور کے بعد میں گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں ایک دن کو جو اپنا جلوہ دکھائے گا۔ اور آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ گویا آفتاب رسالتِ محمدیہ پھر دوبارہ اپنی پوری چمک کے ساتھ دُنیا میں روشنی

دے گا۔ اور دُنیا اس نُور سے جگمگا اُٹھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات اسلام کے لئے بیشک آئے گی مگر چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس پر رات ہمیشہ کے لئے نہیں آئے گی بلکہ اسلام کی دوبارہ نشأۃ ہو گی۔ تاریکی کے دَور کے بعد ایک نُور کا دَور ضرور آنے والا ہے جسے اسلام کے لئے "نہار" یعنی دن کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اور اس طرح سے بتایا گیا ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب رسالت اس زمانہ میں پھر جلوہ گر ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان آیات کے بعد آگے چل کر فرماتا ہے:-

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی

یعنی ہدایت دینا ہمارے ذمّہ ہے اس لئے گو ہدایت کے دَور کے بعد تاریکی کا دَور بھی آئے گا۔ مگر اس کے بعد پھر دوسری بار ہدایت کا دَور بھی آئے گا۔ فرمایا۔ یاد رکھو ہدایت کے دو دَور ہیں۔ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی۔ ایک آخری دَور ہدایت کا ہے۔ اور ایک پہلا دَور ہدایت کا ہے۔ پس ہدایت کے دو دَور قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوتے ہیں۔ اور اس آیت میں دُوسرے دورِ ہدایت کا بھی پہلے دَور کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا بیان ہوا ہے۔ اور دُوسری بار پھر نورِ محمدی کی امام الزمان مہدی علیہ السلام کے ذریعہ جلوہ گری ہو گی۔ جیسا پہلے دَور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نورِ محمدی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ جلوہ گری ہوئی۔

شیعہ اور سُنّی اجماع

جتنے لوگ حدیثوں کے ماننے والے ہیں۔ سُنّی ہوں یا شیعہ۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کا آخری زمانہ میں ظہور ضروری ہے۔ اور علماءِ امّت نے لکھا ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی کے زمانہ میں اسلام دُنیا پر غالب آجائے گا۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں آیا ہے :-

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (سورۃ صف)

یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت، اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ رسول اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔

اس آیت کے متعلق تفسیر ابنِ جریر میں زیرِ آیت ہٰذا لکھا ہے۔

هٰذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِیِّ

کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

"بحار الانوار" میں جو شیعوں کی حدیث کی کتاب ہے لکھا ہے۔

نَزَلَتْ فِی الْقَآئِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کہ یہ آیت آلِ محمد کے القائم یعنی امام مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی ہے

پھر شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب "غایۃ المقصود" جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں بھی لکھا ہے :-

"مراد از رسولی دریں جا امام مہدی موعود است"

اس آیت میں جو رسُول موعود ہے اس سے مُراد امام مہدی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں میری ایک تحریری بحث ایک شیعہ عالم سے جو شیعوں کے رئیس المناظرین سمجھے جاتے ہیں، ہوئی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ مرزا صاحب جب مہدی ہیں تو وہ نبی اور رسُول کیسے ہو سکتے ہیں؟ مَیں نے اُنہیں کہا آپ کے بزرگ تو امام مہدی کو رسُول مانتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے ان کی طرف لکھا کہ "غایۃ المقصود" اور "بحار الانوار" میں یہی لکھا ہے کہ مہدی رسُول ہو گا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہاں ہمارے بزرگوں نے یوں لکھا تو ہے پر اس کی تشریح یہ ہے کہ امام مہدی محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضم کر کے رسُول ہو گا۔ یعنی امام مہدی رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر رسول نہیں ہو گا بلکہ ساتھ مل کر وہ رسول ہو گا۔ مَیں نے جواب میں لکھا کہ پھر ہمارے اور آپ کے عقیدہ میں فرق صرف لفظی ہے ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظِلّ ہو کر رسُول ہو گا۔ اور آپ کہتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضم ہو کر رسُول ہو گا۔ مراد دونوں کی یہی ہے کہ امام مہدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر رسول نہیں ہو گا۔ بلکہ آپؐ کے دامنِ فیوض سے وابستہ ہو کر رسُول ہو گا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک بات جو امام مہدی کے متعلق غلط طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب امام مہدی

آئے گا تو اس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ اور وہ تلوار کے ساتھ کفار سے جہاد کر کے انہیں مسلمان بنائے گا۔

اس کے متعلق واضح ہو کہ امام مہدی آخر الزمان جس کے ذریعہ آخری زمانہ میں اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مقدر ہے اسے ہی استعارہ اور مجاز کے طور پر احادیثِ نبویہ میں ابنِ مریم یا عیسٰی بھی قرار دیا گیا ہے اور اس کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ لڑائی کو روک دے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

تم کیسے خوش قسمت ہو گے جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ یعنی یہ امام باہر سے نہیں آئے گا۔ اُمتِ محمدیہ میں سے قائم ہوگا۔ اور پھر صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اس کو عیسٰی قرار دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں اس کے لئے یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی وہ لڑائی کو روک دے گا۔

مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے:۔

یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ

اَلْجِزْیَۃَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا "۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابو ہریرہؓ)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم وعادل ہونے کی حالت میں ملاقات کرے۔ وہ عیسیٰ امام مہدی صلیب کو توڑے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور جزیہ موقوف کر دے گا۔ اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہود اس پوزیشن میں نہیں ہوگا کہ جزیہ لے یا لڑائی کرے۔ بلکہ وہ لڑائی کے بغیر دلائل سے صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دے گا۔ اور دلائل کی تلوار سے دجّال کو قتل کرے گا۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ، دجّال نمک کی طرح پگھل جائے گا۔

پس ان احادیث نبویہ سے ظاہر ہے کہ موعود عیسیٰ ہی امام امت ہے۔ وہ صاحب السیف نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ لڑائی کو روک کر دلائل اور بیّنات کے ساتھ اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرے گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ جو بارھویں صدی کے مجدد ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

غَلَبَۃُ الدِّیْنِ عَلَی الْاَدْیَانِ لَھَا اَسْبَابٌ

مِنْهَا اِعْلَانُ شَعَائِرِهٖ عَلٰی شَعَائِرِ الْاَدْیَانِ :

دینِ اسلام کے دُوسرے ادیان پر غلبہ کے کچھ اسباب ہیں. اور اُن میں سے ایک سبب یہ ہے کہ دینِ اسلام کے شعائر کو دُوسرے ادیان کے شعائر پر پیش کیا جائے. (اور اس طرح سے اسلام کو غالب کیا جائے)

پھر فرماتے ہیں :-

"لَمَّا کَانَتِ الْغَلَبَۃُ بِالسَّیْفِ فَقَطْ لَاتَدْفَعُ رَیْنَ قُلُوْبِهِمْ عَسٰی اَنْ یَّرْجِعُوْا اِلَی الْکُفْرِ عَنْ قَلِیْلٍ وَجَبَ اَنْ یُّثْبَتَ بِاُمُوْرٍ رُوْحَانِیَّۃٍ اَوْخِطَابِیَّۃٍ نَافِعَۃٍ فِیْ اَذْهَانِ الْجَمْهُوْرِ اَنَّ تِلْكَ الْاَدْیَانَ لَایَنْبَغِیْ اَنْ یُّتَّبَعَ".

(حجۃ اللہ البالغۃ جلد ۱ صـ ۱۱۹)

تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ تلوار کے غلبہ سے دلوں کا زنگ دُور نہیں ہوتا کیونکہ ہوسکتا ہے لوگ تلوار سے مغلوب ہوکر پھر کفر کی طرف لوٹ جائیں. اِس لئے واجب ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ امورِ رُوحانیہ کے ذریعہ ثابت کیا جائے. یعنی قرآن مجید کے دلائل کے ذریعہ ثابت کیا جائے یا خطابی دلائل کے ذریعہ جو جمہور کے مسلمات میں سے ہوں جن سے اُن کو سمجھ آجائے کہ ہمارے دین اب پیروی کے قابل

نہیں رہے ۔

پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں :۔

"اِنَّ الشَّرِیْعَةَ الْمُصْطَفَوِیَّةَ اَشْرَفَتْ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰی اَنْ تَبْرُزَ فِیْ قُمُصٍ سَابِغَةٍ مِنَ الْبُرْهَانِ ۔"

اِسلامی شریعت کے لئے اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ یہ دلائل کے چوڑے چکلے لباس میں میدان میں آئے اور بُرہان کے ساتھ دُنیا پر غالب آجائے ۔

پھر فرماتے ہیں :۔

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُهٗ اَنَّ الْقِیَامَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَ الْمَهْدِیَّ قَدْ تَهَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ ۔"

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

میرے رب جل جلالہٗ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب آ گئی ہے اور مہدی نکلنے کے قریب ہے ۔

وہ قیامت جو مہدی سے متعلق ہے وہ ایک نئی زندگی ہے جو مسلمان قوم کو دُوسرے ادیان پر غلبہ پانے پر ملنے والی ہے ۔

پھر فرماتے ہیں :۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْجِهَادَ لَهٗ اَنْوَاعٌ وَمِنْ اَعْظَمِهَا

هِدَايَةُ النَّاسِ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا اَنَّهُ هُوَ الَّذِیْ بُعِثَ لَهُ الْاَنْبِيَآءُ كَافَّةً"۔

یعنی جان لو کہ جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔ اور سب سے بڑی قسم جہاد کی یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں لوگوں کو ہدایت دی جائے۔ اسی غرض کے لئے انبیاء بھیجے جاتے رہے ہیں۔

شیعہ روایات

اب شیعہ روایات کو لیجئے۔ شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷ پر ایک حدیث نبوی میں وارد ہے :۔

"يُقِيْمُ النَّاسَ عَلٰى مِلَّتِیْ وَ شَرِيْعَتِیْ وَيَدْعُوْهُمْ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَطَاعَهُ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَاهُ عَصَانِیْ"۔

یعنی امام مہدی لوگوں کو میری ملت اور شریعت پر قائم کریگا۔ اور انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دے گا۔ اور جو اس کی اطاعت کرے گا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ میری اطاعت کرے گا۔ اور جو مہدی کی نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا۔

اب ایک اور حدیث ملاحظہ کیجئے :۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت ناسخ التواریخ میں بھی درج کی گئی ہے، جو شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب ہے۔ اس کی جلد ا صفحہ ۱۸۶ میں یہ حدیث یوں مروی ہے :۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا الْمَھْدِیُّ فَاَمَّا الْقَائِمُ فَیَأْتِیْہِ الْخِلَافَۃُ وَلَمْ یُھْرِقْ فِیْھَا مِحْجَمَۃً مِّنْ دَمٍ ؛

یعنی ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ہم سے ہوگا یعنی ہمارا پیرو ہوگا ۔ لیکن اس القائم (مہدی) کو خلافت اس طرح ملے گی کہ اس کے حصول میں اُسے ایک سینگی بھر خون نہیں بہانا پڑے گا ۔

اِس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ امام مہدی کی خلافت نہایت ہی پُرامن طریق سے قائم ہوگی یعنی وہ دلائل اور براہین کے ساتھ قائم ہوگی۔ نہ کہ تلوار کے ذریعے ۔ کیونکہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اس کے قیام کے لئے امام مہدی کو کچھ بھی خون بہانا نہیں پڑے گا ۔ پس یہ حدیث بتاتی ہے کہ امام مہدی کی تلوار دلائل کی تلوار ہوگی نہ لوہے کی تلوار ۔ پس امام مہدی صاحب السّیف نہ ہوگا ۔

مہدی اور مسیح ایک شخص ہے

اِس سلسلہ میں ایک اور مسئلہ جو مختلف فیہ ہے وہ یہ ہے کہ مہدی اور مسیح ایک شخص ہے ۔ یا دو ہیں ۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ از رُوئے احادیثِ نبویہ جیسا کہ پہلے بیان ہُوا امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخص ہے ۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں موعود ابنِ مریم کو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ

کہا گیا ہے۔ یہ حدیث پہلے پیش کی جاچکی ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ ترجمہ جو احمدی کرتے ہیں صحیح نہیں کہ "تم کیسے اچھے ہوگے جب ابنِ مریم تم میں نازل ہوگا۔ درآنحالیکہ وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا" وہ کہتے ہیں کہ صحیح ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تم کیسے اچھے ہوگے جب ابنِ مریم تم میں نازل ہوگا درآنحالیکہ تمہارا امام تم میں سے موجود ہوگا۔ یعنی امام مہدی پہلے موجود ہوگا۔ پھر مسیح ابنِ مریم آسمان سے اُتر آئے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے جو "مَوْجُوْدٌ" کا لفظ ہے۔

مگر ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہاں "مَوْجُوْدٌ" محذوف نہیں، بلکہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کا مبتدا "ھُوَ" محذوف ہے۔ لہٰذا ہمارا یہ ترجمہ ہی صحیح ہے کہ تم کیسے اچھے ہوگے جب "تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا درآنحالیکہ وہ ابنِ مریم تم میں سے تمہارا امام ہوگا" کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو جھگڑا پیدا ہوگیا کہ خبر محذوف ہے یا مبتدا محذوف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جھگڑا بآسانی ختم ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس دوسری فیصلہ کُن حدیثیں موجود ہیں۔ آیئے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں چلتے ہیں اور وہاں سے اپنی نزاع کا فیصلہ لیتے ہیں۔

احبابِ کرام سُنیئے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ راوی بھی اس کے حضرت ابُوہریرہ رضؓ ہیں۔ اور یہ بھی معتبر حدیث، کیونکہ امام مُسلم اس کو اپنی صحیح میں درج فرماتے ہیں۔ اس کے الفاظ ہیں،

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ ۔

تم کیسے خوش قسمت ہو گے جب تم میں ابنِ مریم نازل ہو گا۔ پس وہ ابنِ مریم تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔

اَمَّكُمْ مِنْكُمْ جملہ فعلیہ ہے اور اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ جملہ اسمیہ۔ اس جملہ فعلیہ میں اَمَّ فعل ماضی ہے جس میں ایک ضمیرِ غائب مستتر ہے۔ جس کا مرجع کلام میں پہلے ہونا چاہیئے۔ اور کلام ہٰذا میں اس سے پہلے چونکہ مرجع سوائے ابنِ مریم کے اور کوئی نہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ میں "هُوَ" مبتدا ماننا ضروری ہوا۔ تا دونوں حدیثیں مفہوم میں ایک دوسرے کے مطابق ہو جائیں۔

پس صحیح مسلم کی اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا فیصلہ موجود ہے کہ موعود عیسٰے ابنِ مریم اُمتِ محمدیہ ہی میں سے اُمت کا امام ہو گا۔

ایک شبہ اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں امام کا لفظ تو موعود عیسٰی ابنِ مریم کے لئے ضرور موجود ثابت ہوا۔ مگر امام کے ساتھ مہدی کا لفظ موجود نہیں۔

جوابِ شبہ اس کے جواب میں یاد رکھیں کہ جو شخص مہدی نہ ہو وہ امام ہی نہیں ہو سکتا۔ امام کا مہدی ہونا ازبس ضروری

ہے۔ کیونکہ "مہدی" عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو ہدایت مصدر سے ماخوذ ہے۔ اور اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں ہدایت دیا ہوا۔ اور امام چونکہ ہادی ہوتا ہے اور ہادی کوئی بن نہیں سکتا، جب تک مہدی نہ ہو۔ لہذا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور امام کا مہدی ہونا از بس ضروری ہے۔

لیکن اس پر بس نہیں۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ کی جو حدیث بروایت ابوہریرہؓ پہلے بیان ہوئی ہے اس میں صاف الفاظ میں موعود عیسیٰ ابن مریم کو امام مہدی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا کے الفاظ

يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَّلْقٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا حَكَمًا عَدْلًا۔ الخ

قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے۔ اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونے کی حالت میں۔

اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔

اور امام مہدی کو عیسیٰ ابن مریم کا نام استعارہ کے طور پر دیا گیا ہے حدیث نبوی میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ اور فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ عیسیٰ ابن مریم کے استعارہ ہونے پر قوی قرینہ ہیں۔ کیونکہ اس موعود عیسیٰ ابن مریم کو اُمتِ محمدیہ میں سے اُمت کا امام قرار دیا گیا ہے۔

پھر ابن ماجہ کی ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّۃً ، وَلَا الدُّنْیَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی اَشْرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۔

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان وکنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

یعنی امر سختی میں بڑھتا چلا جائے گا ۔ دُنیا ادبار میں بڑھتی جائے گی اور لوگوں کا بخل ترقی کرتا جائے گا اور قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی اور کوئی المھدی نہیں سوائے عیسیٰ ابن مریم کے ۔

اس حدیث نے ناطق فیصلہ دے دیا ہے کہ عیسیٰ ابنِ مریم ہی "المہدی" ہے اور اس کے علاوہ کوئی المہدی نہیں ہے ۔ پس اِن حدیثوں میں مہدی کا نام عیسیٰ ابنِ مریم بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے ۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے رنگ میں رنگین ہوگا ۔

کوئی شیعہ کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیثیں تو سُنّیوں کی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ یہ حدیثیں سُنّیوں کی ہیں ۔ مگر ہم احمدی تو مشترک خزانہ کے قائل ہیں ۔ جو بات سُنّیوں میں صحیح ہے وہ بھی ہم تسلیم کرتے ہیں اور جو بات شیعوں میں صحیح ہے اس کو بھی ہم مانتے ہیں ۔ صحیح احادیث تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض ہیں خواہ شیعوں کی احادیث ہوں یا سُنّیوں کی ۔ احادیث کے خزانہ میں جو موتی ہیں وہ ہم نے حاصل کرنے ہیں ۔

اب واضح ہو کہ "بحار الانوار" بیں جو شیعہ اصحاب کی حدیث کی معتبر کتاب ہے۔ بروایت ابو الدرداء رضؓ امام مہدی کے متعلق مروی ہے:۔

اَشْبَہُ النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

کہ مہدی سب لوگوں سے بڑھ کر عیسٰی ابنِ مریم کے مشابہ ہوگا۔

پھر بعض شیعہ علماء نے اس بات کو تسلیم کیا ہے بلکہ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مسیح ابنِ مریم فوت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا آنے والا امام مہدی ہی درحقیقت ان کے نزدیک مسیح موعود ہے اور وہی کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر کا کام جو بخاری میں عیسٰی ابنِ مریم کا کام بیان ہوا ہے، انجام دے گا۔

اس موقعہ پر ہمیں بابی اور بہائی مذہب کے متعلق بھی غور کرنا چاہیئے۔ اس کے بانی علی محمد صاحب باب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی آمد سے پہلے ایران کی سرزمین میں یہ دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں مگر وہ بغاوت کے جرم میں حکومتِ ایران کے حکم سے قتل کر دیئے گئے۔ وہ قید خانہ میں قرآنِ مجید کو منسوخ قرار دے کر اور اس کی جگہ ایک نئی شریعت کی کتاب " البیان " لکھ رہے تھے مگر اسے مکمل نہیں کر پائے تھے کہ قتل کر دیئے گئے۔ علی محمد باب کے بعد مرزا حسین علی ان کے جانشین ہوئے۔ جن کا عرف بہاء اللہ ہے۔ انہوں نے باب کی وہ کتاب شریعت " البیان " کو منسوخ کر دیا اور اس کی بجائے کتاب "الاقدس" بطور شریعت جدیدہ پیش کی۔ علی محمد باب کے ماننے والے بابی، اور بہاء اللہ کے ماننے والے بہائی کہلاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک بابی اور بہائی تحریکیں آیت قرآنیہ "هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" کے صریح خلاف ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں تحریکیں قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعتیں پیش کرتی ہیں۔

اس آیت میں "دِيْنِ الْحَقِّ" سے مراد "اسلام" ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے نائبین کا کام یہ ہے کہ وہ اسلام ہی کو تمام ادیان پر غالب کریں۔ چونکہ "المہدی" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحت خلیفۃ اللہ ہے۔ اس لئے اس آیت کی رُو سے کوئی ایسا مہدی نہیں آسکتا جو شریعتِ محمدیہ کو منسوخ کرے۔ ہمارے شیعہ بزرگ بھی امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

يُقِيْمُ مِلَّتِيْ وَشَرِيْعَتِيْ وَيَدْعُوْٓ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملّت اور شریعت کو ہی قائم کرے گا۔ اور لوگوں کو خدا کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف دعوت دے گا۔ پس ہم احمدی ایسی حدیثوں کی روشنی میں شیعہ، سُنّی، بابی اور بہائی دین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مان سکتے۔

احمدی تحریک کا مقصد

احمدیہ تحریک کا مقصد شریعت اسلامی کا احیاء ہے۔ مگر بابی اور بہائی تحریکیں اسلامی شریعت کے دور کے منقطع ہو جانے اور قرآن مجید کے منسوخ ہو جانے کی مدعی ہیں۔ پس احمدیت اور بابیت و بہائیت میں اس وجہ سے بُعد المشرقین ہے۔

ہماری مسلّمہ احادیث کی رُو سے کوئی ایسا مہدی یا مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا جو دینِ اسلام کو منسوخ کرنے والا ہو۔ بلکہ مہدی اور مسیح موعود کا کام صرف شریعتِ محمدیہ کا قیام و احیاء ہی ہے نہ کسی جدید شریعت کا لانا۔ بہائی شیعوں کی ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ مہدی کتابِ جدید لائے گا۔ مگر محققین شیعہ علماء امام مہدی کے کسی جدید شریعت لانے کے قائل نہیں بلکہ وہ امام مہدی کو بموجب حدیثِ نبوی یُقِیْمُ مِلَّتِیْ وَشَرِیْعَتِیْ شریعت محمدیہ کا قائم کرنے والا ہی قرار دیتے ہیں۔ اور حدیث یَأْتِیْ بِکِتَابٍ جَدِیْدٍ کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ امام مہدی شریعتِ محمدیہ ہی کی تجدید کرے گا۔ اور نئی تفسیر پیش کرے گا۔ اگر شیعہ حضرات اسے تسلیم نہ کریں تو میرا مشورہ ان کو یہ ہے کہ انہیں اس روایت کو یُقِیْمُ مِلَّتِیْ وَ شَرِیْعَتِیْ والی روایت سے متضاد ہونے کی وجہ سے بالکل رد کر دینا چاہیئے۔

شیعہ اصحاب کا امام مہدی

شیعہ اثنا عشریہ امام محمد بن حسن عسکری کو جو چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے مہدی معہود یقین کرتے ہیں۔ اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ امام محمدؑ بن حسن عسکری حکومتِ وقت کے خوف سے سُرَّ مَنْ رَائی شہر کی غار میں مخفی ہو گئے۔ اور ایک وقت تک قوم اُن کے نائبین کے ذریعہ جو باب کہلاتے تھے امام موصوف سے فیض حاصل کرتی رہی۔ پھر چوتھے باب کے بعد امام صاحب موصوف کی غیبتِ تامّہ شروع ہو گئی۔ چوتھے باب علی محمد السّمری کی وفات کے وقت امام محمد بن حسن عسکری کی ایک توقیع اُن کے اس آخری باب کے نام اِن الفاظ میں جاری ہوئی تھی:-

"یَا عَلِیّ مُحَمَّدُ اِلسَّمَرِیّ عَظَّمَ اللّٰہُ اَجْرَ اِخْوَانِكَ فِیْكَ اِنَّكَ مَیِّتٌ۔ بَیْنَكَ وَ بَیْنِیْ سِتَّۃُ اَیَّامٍ۔ فَاجْمَعْ اَمْرَكَ فَلَا تُوْصِ اِلٰی اَحَدٍ فَیَقُوْمُ مَقَامَكَ بَعْدَ وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَۃُ التَّامَّۃُ فَلَا ظُھُوْرَ بِغَیْرِ اِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ذِكْرُہٗ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ طُوْلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ امْتِلَاءِ الْاَرْضِ جَوْرًا وَ سَیَاتِیْ مَنْ یَدَّعِی الْمُشَاھَدَۃَ قَبْلَ خُرُوْجِ السُّفْیَانِیْ

وَالصَّیْحَۃِ فَھُوَ مُفْتَرِیٌ کَذَّابٌ "

(نُوْرُ الْاَنْوَار ص۲۱)

یعنی اے علی محمد السمری اللہ تعالیٰ تیرے بھائیوں کا اجر تجھ میں زیادہ کرے تُو چھ دن کے اندر مرجانے والا ہے۔ پس تُو خاطر جمع رکھ اور کسی کو وصیت نہ کرنا کہ وہ تیرا قائم مقام ہو۔ اب غیبتِ تامّہ واقع ہو چکی ہے۔ پس اب ظہور خدا تعالیٰ کے اِذن کے بغیر نہیں ہو گا۔ اور یہ ظہور لمبی مدّت گذرنے اور دلوں کے سخت ہو جانے اور زمین کے ظلم سے بھر جانے کے بعد ہو گا۔ اور ایسا شخص آئے گا جو (مہدی کے) مشاہدہ کا دعویٰ کرے گا۔ سنو! جو مشاہدہ کا دعویٰ سفیانی کے خروج اور صیحہ سے پہلے کرے وہ مفتری اور کذاب ہے۔

اس توقیع میں غیبتِ تامّہ کے الفاظ اس لئے استعمال ہوئے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکری اب ہمیشہ کے لئے اِس دُنیا سے غائب ہو رہے ہیں اور امام مہدی کا ظہور اب اُن کے اصل وجود میں نہیں ہو گا۔ بلکہ اب الامام المہدی کا ظہور امام محمد بن حسن عسکری کے بُروز کی صُورت میں ہو گا۔ اس جگہ اس کے ظہور کی علامتیں خروج سُفیانی اور صیحہ بیان کی گئی ہیں۔ اس سے پہلے جو شخص امام مہدی کے مشاہدہ کا دعویٰ کرے اُسے مفتری اور کذاب قرار دیا گیا ہے۔

سُفیانی کا خرُوج

سُفیانی کے خرُوج سے کیا مُراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک دوسری شیعہ روایت سے

واضح طور پر ثابت ہے۔

اَلسُّفْیَانِیْ یَخْرُجُ مِنْ بِلَادِ الرُّوْمِ فِیْ عُنُقِہٖ صَلِیْبٌ مُتَنَصِّرٌ۔

یعنی سُفیانی روم کے علاقہ سے نکلے گا۔ اس کی گردن میں صلیب ہوگی اور وہ متنصر (یعنی بگڑے ہوئے مذہب والا نصرانی) ہوگا (یعنی عیسائیت کے صحیح عقائد پر نہ ہوگا)

سُفیانی کے گلے میں صلیب کا ہونا اور اس کا بگڑا ہوُا عیسائی ہونا یہ پہلی علامت ہے جس کے ظہور پر اس توقیع کے مطابق امام مہدی کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث میں امام مہدی سے پہلے عیسائیوں کے خروج کو امام مہدی کے ظہور سے پہلے ضروری علامت قرار دیا گیا ہے۔ دوسری احادیث میں مسیح موعود و امام موعود کا کام کسرِ صلیب بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے اس وقت صلیبی مذہب دُنیا میں غلبہ پا چکا ہوگا۔ کیونکہ صلیب کو توڑنے کی ضرورت اسی لئے ہوگی کہ صلیبی مذہب غالب آچکا ہوگا۔ تیرھویں صدی کے آخر تک صلیبی مذہب دُنیا میں غالب آچکا تھا۔ پس امام مہدی کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں متعین ہو جاتا ہے۔

اَلسُّفْیَانِیْ کے متعلق شیعہ روایات میں یہ بھی آیا ہے۔

یَاْتِیْ مِنَ الْمَغْرِبِ

یعنی اس کا ظہور مغرب کی طرف سے ہوگا۔ پس دراصل ان ہی یورپی پادریوں کو ہی تمثیلی زبان میں شیعہ روایتوں میں السفیانی قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری احادیث میں انہیں کو دجّال کا خروج قرار دیا گیا ہے۔

الصیحہ کا ظہور دوسری علامت جس کا وقوع امام مہدی کی توقیع کے مطابق اس کے ظہور سے پہلے ضروری ہے وہ الصَّیْحَہ ہے۔ یہ الصَّیْحَہ وہ لڑائی ہے جو ہندوستان کی سرزمین میں ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی۔ یہ وہ حادثہ فاجعہ ہے جس کا امام مہدی سے پہلے ظہور ہوا۔ پس امام مہدی سے پہلے سفیانی کا خروج بھی شیعہ روایات کے مطابق ہو چکا ہے۔ اور الصَّیْحَہ کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

خراسانی کا خروج ایک شیعہ روایت میں امام مہدی سے پہلے خُراسانی کے خروج کا ذکر بھی آیا ہے۔ روایت میں وارد ہے کہ :-

اَلْخُرَاسَانِیُّ یَأْتِیْ مِنَ الْمَشْرِقِ

کہ خُراسانی مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے مطابق ایران کی سرزمین میں بابی اور بہائی تحریک کی صورت میں الخراسانی کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

اِسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی جو پیشگوئی قرآن مجید

ہیں ہے اس کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی تحریک انشاء اللہ العزیز دیگر ادیان کے علاوہ بابی اور بہائی شریعت پر بھی غالب آئے گی۔ کیونکہ امام مہدی کی شریعت قرآنیہ کے مقابلہ میں اب کوئی دوسری شریعت چل نہیں سکتی۔ الحمد للہ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عین مقررہ وقت پر یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ امام مہدی ہیں۔

امام محمد بن حسن عسکری نے اپنی دوسری توقیع میں یہ بھی فرمایا ہے

مَنْ سَمَّانِیْ فِیْ مَجْمَعِ النَّاسِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔ (نور الانوار ص۲۵)

یعنی آئندہ مجمع میں جو میرا نام لے گا کہ محمد بن حسن عسکری مہدی ہیں اس پر خدا کی لعنت ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام مانتے ہیں۔ اور ہم احمدی اُن کے سب ائمہ کو واجب الاحترام بزرگ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہم احمدی سب بزرگوں کو ماننے والے ہیں۔ شیعہ ائمہ کے بھی قائل ہیں اور سُنّی ائمہ کے بھی قائل ہیں۔ میں بتا چکا ہوں شیعہ اثنا عشریہ بارھواں امام بصورت مہدی، امام محمد بن حسن عسکری کو سمجھتے ہیں۔ دوسرے شیعہ فرقے امام محمد بن حسن عسکری امام مہدی نہیں سمجھتے۔ مگر ہم انہیں واجب الاحترام امام مانتے ہیں۔ اسی لئے تو ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بصورت الامام المہدی ان کا بروز یقین کرتے ہیں ۔ یہ بات کہ امام محمد بن حسن عسکری کا ظہور اصالتاً ہی ہونا چاہیئے ہمارے نزدیک درست نہیں۔ کیونکہ ان کی غیبتِ تامہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ۔ یعنی وفات پا چکے ہیں ۔ اور اب اصالتاً ظاہر ہونے والے نہیں بلکہ بروزی کی صورت میں ان کا ظہور مقدّر تھا ۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بطور حکم و عدل یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں کہ :-

"میں سمجھتا ہوں اہل بیت نبوت کے بعض اماموں کو الہام ہوا کہ امام محمد غار میں چلے گئے ۔ اور عنقریب آخری زمانہ میں نکلیں گے تاکہ کافروں کو قتل کریں اور کلمۂ ملت و دین بلند کریں ۔ پس یہ خیال اس خیال سے مشابہ ہے کہ حضرت عیسےٰؑ آسمان پر چڑھ گئے ۔ اور فتنوں کے ظہور کے وقت پھر نازل ہوں گے ۔ وہ حقیقت جس سے بھید کھل جاتا ہے کہ یہ کلمات یا ان کے مانند کلمات ملہمین کی زبانوں پر استعارہ کے طور پر جاری ہو گئے ۔ پس یہ کلام لطیف استعارات سے پُر ہے ۔ پس وہ قبر جو مرنے کے بعد پاک لوگوں کا گھر ہے ، اس کی

تعبیر غار سے کی گئی۔ اور جس نے امام کا مثیل ہو کر اور طبعی جوہر لے کر نکلنا تھا اس کی تعبیر امام کے غار سے نکلنے سے کی گئی۔ یہ سب بطریق استعارہ ہے۔ اس قسم کے محاورات اللہ تعالیٰ کے کلام میں داخل ہیں۔" (سرّ الخلافہ" ترجمہ از عربی ص۴۸)

دیکھئے اپنے اس فیصلہ سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے شیعہ اصحاب کو احمدیوں کے قریب کر دیا ہے۔ اور امام مہدی کو امام محمد بن حسن عسکری کا بُروز قرار دے کر امام مہدی کے ظہور کی حقیقت پر روشنی ڈال کر شیعہ اصحاب کے لئے احمدیت کا قبول کرنا اور اس تحریک میں شامل ہو جانا بہت آسان کر دیا ہے۔

امام مہدی کا نام "القائم" اس لئے رکھا گیا ہے کہ لِاَنَّهٗ يَقُوْمُ بَعْدَ مَا يَمُوْتُ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص۹)

یعنی وہ مرنے کے بعد کھڑا ہو گا۔ اس میں امام مہدی کو دراصل وفات پا جانے والے امام محمد بن حسن عسکری کا بُروز ہی قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد اس دُنیا میں پہلے لوگوں کی رجعت بُروزی ہی ہو سکتی ہے۔ از رُوئے قرآن مجید رجعت اصالتاً محال ہے۔

چنانچہ کتاب النجم الثاقب جلد ۱ ص۹۵ سے امام محمد بن حسن

عسکری کی وفات ثابت ہے ۔ اس جگہ ایک گروہ کا یہ مشاہدہ درج ہے کہ امام صاحب موصوف نے وفات پائی اور ان کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ مدینۃ الرسول میں دفن کئے گئے ۔ پس موت کے بعد کسی پہلے امام کا دوبارہ ظہور بُروزی صورت میں ہی متصوّر ہو سکتا ہے ۔

النجم الثاقب ص۴۹ کی ایک اور روایت میں امام مہدی علیہ السّلام کے متعلق یہ الفاظ وارد ہیں ۔

"لَوْنُہٗ لَوْنٌ عَرَبِیٌّ وَجِسْمُہٗ جِسْمٌ اِسْرَائِیْلِیٌّ"۔

اس روایت کا ترجمہ اس جگہ النجم الثاقب میں یہ لکھا گیا ہے :۔

" رنگش رنگ عربی است وجسمش چوں جسمِ اسرائیلی "۔

یعنی مہدی کا رنگ تو عربوں جیسا ہوگا ۔ اور اس کا جسم اسرائیلیوں جیسا ۔

امام مہدی کے جِسم کا اسرائیلی کے جسم کی طرح ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ وہ عجمی النسل ہوگا ۔ اور اس کا عجمی النسل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری کا بطور امام مہدی اصالتاً ظہور نہیں ہوگا ۔ کیونکہ وہ تو عربی النسل ہیں اور امام حسین علیہ السّلام کی ذرّیتِ طیّبہ سے ہیں ۔

شیعوں کی حدیث کی کتاب بحار الانوار میں ابوالجارود حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں :۔

"اَصْحَابُ الْقَائِمِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا اَوْلَادُ الْعَجَمِ"

(بحار الانوار جلد ۳۳ صفحہ ۱۹۵)

یعنی امام مہدی کے اصحاب ۳۱۳ ہیں۔ یہ سب عجمیوں کی اولاد ہوں گے۔

پہلی حدیث سے ظاہر تھا کہ امام مہدی خود عجمی ہوں گے۔ اور اس دوسری حدیث سے ظاہر ہے کہ ان کے اوّلین اصحاب بھی اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہوں گے۔ جو سب کے سب عجمی ہوں گے۔

ان حقائق پر ہمارے شیعہ اصحاب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اور امام حاضر کو قبول کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ حاضر کو چھوڑ کر غائب کے انتظار میں رہنا نامناسب امر ہے۔

حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام اپنے "لیکچر سیالکوٹ" میں خود کو "امام الزّمان" قرار دے کر لکھتے ہیں:-

"اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بمنزلہ ظلّ کے ہو"۔

پس مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب ہے۔ اِس لئے احمدیوں کو

چاہیئے کہ وہ تبلیغ کر کے عیسائیوں کے دِل فتح کریں۔ جب عیسائیوں کے دِل تبلیغِ اسلام کے ذریعہ سے فتح ہوجائیں گے اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی شریعت کو قبول کرلیں گے اور اس طرح دُنیا کے دلوں میں خدا کی حکومت قائم ہو جائے گی تو پھر یورپ میں بھی اِسلامی حکومت ہوگی اور امریکہ میں بھی اسلامی حکومت ہوگی اور جب چین و جاپان بھی مسلمان ہو جائے گا تو وہاں بھی اِسلام کی حکومت قائم ہوگی۔ اور جب برِّ اعظم افریقہ مسلمان ہو جائے گا تو وہاں بھی اِسلام کی حکومت قائم ہوجائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دُنیا میں اسلام کا جھنڈا جماعتِ احمدیہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ لہٰذا اس وقت ہمارا اصل کام اِسلام کے لئے دِلوں کو فتح کرنا ہے۔

کسرِ صلیب حدیثوں میں جو مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب بیان ہوا ہے اس سے مُراد علمائے اُمّت نے یہ لی ہے کہ مسیح موعود نصاریٰ کے عقائد کا ابطال کرے گا۔ گویا وہ دلائل اور شواہد سے ثابت کر دے گا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام نے صلیب پر جان نہیں دی تھی۔ بلکہ وہ حسبِ آیت وَ مَا قَتَلُوْہُ وَ مَا صَلَبُوْہُ مقتول اور مصلوب ہونے سے بچائے گئے۔ اور یہودی اُن کو قتل

کرنے اور صلیب پر مارنے پر قادر نہ ہو سکے۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ابن اللہ اور اِلٰہِ مجسم تھے۔ انہوں نے انسانوں کے گناہوں کے بدلے فِدیہ کے طور پر جان دی ہے۔ اور وہ لوگوں کے گناہوں کے لئے کفّارہ ہو گئے ہیں۔ اب جو لوگ اُن کی صلیبی موت پر ایمان لائیں وہی نجات پائیں گے۔ لہٰذا جب تک دلائلِ بیّنہ اور حجّت و بُرہان سے عیسائیوں پر یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ اس وقت تک عیسائی اِسلام کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ کام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ہاتھوں باحسن وجوہ سرانجام پا چکا ہے۔ کیونکہ آپؑ نے انجیلی دلائل و براہین اور تاریخی شواہد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ وہ صلیب پر سے غشی کی حالت میں اُتارے گئے۔ اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد وہ مخفی طور پر اپنے شاگردوں سے ملتے رہے۔ اور پھر تاریخی شواہد پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ آپ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ آپ نے نصیبین کے راستے ایران اور افغانستان سے گذر کر کشمیر میں پہنچ کر اپنی باقی عمر وہاں عزت اور وجاہت کے ساتھ

بسر کی۔ اور طبعی اور باعزّت وفات پا کر سرینگر محلّہ خانیار میں حسب آیت یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ مدفون ہیں۔ اور اُن کی قبر یوز آسف نبی کی قبر کے نام سے معروف ہے۔

یوز کا لفظ یسوع کی ہی ایک دوسری صورت ہے۔ اور آسف کے معنی تلاش کنندہ کے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام فلسطین سے ہجرت کر کے اپنی قوم کی تلاش میں نکلے اور اس مناسبت سے اپنا نام آسف رکھ لیا۔ کشمیر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحقیقات کے مطابق اسرائیلی قوم آباد تھی۔ اور انجیل کے بیان کے مطابق مسیح کو اسرائیلیوں کے پاس پہنچنا ضروری تھا۔ اس ہجرت کے متعلق قرآن مجید میں بھی اشارہ ملتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً
وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ
وَّ مَعِيْنٍ - (مومنون آیت ۵۱)

یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک عظیم الشان نشان بنایا۔ اور ان دونوں کو ایک اونچی زمین کی طرف پناہ دی جو آرام دہ اور چشموں والی ہے۔

اس آیت میں حضرت مریم اور ابن مریم کے کسی پہاڑی علاقہ میں جو چشموں والا ہے۔ ہجرت کا ذکر ہے۔
ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپؑ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تھا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ یٰعِیْسٰی اِنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰی ۔

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکان کر جا۔ تاکہ تو پہچان نہ لیا جائے اور دکھ نہ دیا جائے۔

غرض قرآن و حدیث سے بھی آپ کی ہجرت ایک دوسری زمین کی طرف ثابت ہے نہ آسمان کی طرف۔ اور رَفَعَهُ اللّٰہُ اِلَیْہِ سے مراد (آرام دہ اونچی زمین کی طرف ہی ہجرت کر کے با وجاہت زندگی گذار کر) باعزت وفات کے ذریعہ خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔

پس جو دلائل اور شواہد حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہجرت کے متعلق دیئے ہیں۔ ان سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ نے صلیب پر

وفات نہیں پائی۔ بلکہ صلیبی موت سے بچائے گئے۔ اور دُنیا میں رہ کر آپ نے با وجاہت زندگی بسر کی۔ ان دلائل و براہین اور شواہد سے صلیب پاش پاش ہو جاتی ہے اور صلیبی عقیدہ کے ابطال کی ضرورت۔ اسی زمانہ میں تھی جبکہ عیسائیت کو دُنیا میں عُروج حاصل ہوگیا ہوتا۔ اور اس کے لیئے تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا شروع ہی موزون وقت تھا۔ پس جو کام مسیح موعود کے ذمّہ تھا وہ بنیادی طور پر پُورا ہو چکا ہے۔ اب تو صرف دُنیا میں ان خیالات کی پُر زور اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت کے ذمّہ ہے کہ وہ اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہے تا توحیدِ الٰہی کا عقیدہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی رسالت ساری دنیا میں مانی جائے۔ اور وہ وقت آجائے کہ جب حسب آیت عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہر شخص کی زبان نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعریف سے رطب اللّسان ہو کر آپ پر درود بھیج رہی ہو۔ اب کسی اور مسیح اور مہدی کے انتظار کی ضرورت نہیں کیونکہ مسیح اور مہدی کا کام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کے ہاتھ سے انجام پا چکا ہے اور اب احمدیہ تحریک جو اسلام میں ایک زبردست تحریک ہے دُنیا میں قبولیت حاصل کر

رہی ہے۔ یہ تحریک، اب بڑھے گی پھیلے گی اور پھولے گی اور ساری دُنیا اس کے سایہ میں آرام پائے گی۔ اس کی پوری کامیابی خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر میں مقدر ہے۔ یہ مقدر ہے کہ اب احمدیت ہی کے ذریعہ تمام دُنیا میں اسلام غالب آئے گا۔ اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس تحریک کے ذریعہ ساری دنیا میں بلند ہوگا۔ اور اسلام کا جھنڈا تمام دُنیا میں گاڑا جائے گا۔ اور تمام دُنیا کے دلوں پر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت منوا کر حکومتِ الٰہیہ قائم کی جائے گی۔ اب کوئی مہدی صاحب السیف ظاہر ہو کر تلوار کے ذریعہ دُنیا میں اسلام کو غالب نہیں کرسکتا۔ انٹرنیشنل حالات اور قوانین ایسے ہیں کہ ہمیں اشاعتِ اسلام کے لیے کسی تلوار کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی دینِ اسلام میں جبر جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں کیونکہ (روشن دلائل سے) ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو گئی ہے۔

آج چونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی قوم تلوار استعمال نہیں کرتی۔ اس لئے امام مہدی علیہ السلام کو اس زمانہ میں دلائل کی تلوار دی گئی ہے جس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ اس کا کام دلوں کو فتح کرنا ہے۔ پس انشاء اللہ العزیز دل فتح ہوں گے ضرور فتح ہوں گے۔ افریقہ بھی

مسلمان ہوگا۔ امریکہ بھی مسلمان ہوگا۔ یورپ بھی مسلمان ہوگا۔ چین وجاپان بھی مسلمان ہوگا۔ روس بھی مسلمان ہوگا اور دُنیا میں یہ تحریک ضرور غالب آئے گی۔ اس کے غلبہ کے آثار نظر آر ہے ہیں۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا بنیادی کام ہو چکا ہے۔ دلائل و شواہد کے لحاظ سے صلیب ٹوٹ چکی ہے۔ اور جہاں جہاں احمدیت کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ دلوں سے صلیب کا اثر مٹ رہا ہے۔

ایک اور حدیث یہ بھی بتاتی ہے کہ مسیح موعود کا ظہور مشرقی ملک میں ہونے والا تھا۔ وہ حدیث یہ ہے "وَ اَوْمَأَ اِلَی الْمَشْرِقِ" کہ حضور نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ ایک دوسری حدیث میں مسیح موعود و مہدی معہود کے لئے یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری مجتبائی باب نزول عیسیٰ۔

پس امام مہدی کا ہندوستانی ہونا ضروری تھا۔ حضرت امام مہدی ہندوستانی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے امام مہدی علیہ السّلام کی جماعت اب ساری دُنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کے قلوب میں اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

احبابِ کرام! اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک پُر جلال پیشگوئی کے بیان پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت

عظمت دے گا۔ میری محبّت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام رُوئے زمین پر پھیلائے گا۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور روشن نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ پھُولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پُورا کرے گا۔ سو اَے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہو گا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۴۶)

وَاٰخِرُ دَعْوٰینَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رفع شک کی آسان صورت

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعائے استخارہ

"اس جگہ یہ بھی بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں کہ حق کے طالب جو مؤاخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے ویسا ہی ڈرتے رہیں اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جاویں کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے

کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود، اپنے فضل سے یہ رؤیا یا کشف یا الہام ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اُس کو قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین۔

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو بہت ہی بُرا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کر وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہ ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔ اور دیکھو کہ اب میں نے یہ رُوحانی تبلیغ بھی کر دی ہے آئندہ تمہیں اختیار ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی　　　غلام احمد عفی عنہ

(ماخوذ از نشانِ آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹)

شرائطِ بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء

تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ. زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا. اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ

کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر یک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاوے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ⁂

فارم بیعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث
میرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں/ہم نے شرائطِ بیعت، جماعتِ احمدیہ کے عقائد، ضروری ہدایات اور فرائض پڑھ کر تسلیم کئے۔ اور میں/ہم حضور کی خدمت میں بیعت کا مندرجہ ذیل فارم پُر کر کے درخواست کرتا ہوں/کرتی ہوں/کرتے ہیں کہ میری/ہماری بیعت قبول فرمائی جائے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں/ہم آج ناصر کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں/ہوتی ہوں/ہوتے ہیں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں/کرتی ہوں/کرتے ہیں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی/کرتے رہیں گے شرک نہیں کروں گا/کروں گی/کریں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا/رکھوں گی/رکھیں گے۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی/کرتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا/رہوں گی/رہیں گے۔ جو نیک کام مجھے/ہمیں آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا

فرمانبردار رہوں گا / رہوں گی / رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا / کروں گی / کریں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا / رکھوں گی / رکھیں گے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔ رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے میرے / ہمارے رب! میں / ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں / ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں / کرتی ہوں / کرتے ہیں۔ تو میرے / ہمارے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	عمر	سکونت مع محلہ	ڈاکخانہ	ضلع	قریب ترین جماعت جس کا ممبر بننا مقصود ہے	دستخط یا نشان انگوٹھا

تصدیق کنندہ کا مع عہدہ :-

ہمارا مذہب!!

(از قلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ جماعت احمدیہ)

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کرسکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو تو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں۔ جو بالاتفاق فسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق۔ اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیانِ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ

فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم ا
جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دِل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت
ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں اور صوم وصلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور ا
کے رسول ؐ کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر
ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ ص
کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ اُمور جو اہلِ سُنت کی اجماعی را
اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو ا
پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب
کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء
ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک
کرکے دیکھا ہے کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دِل سے اِن اقوال کے مخا
ہیں۔

اَلَآ اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ۔"

(ایام الصلح صفحہ ۷۶)

(کتابت: محمد کریم الدین شاہد قادیان)